باب نمبر 2

علم شہریت کے بنیادی تصورات

(The Basic Concerns Of Civics)

خاندان

مفہوم

ارسطو نے کہا ہے کہ انسان معاشرتی حیوان ہے۔ معاشرے کے اندر رہ کر اس کو بے شمار لوگوں اور اداروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ ماں، باپ، بھائی، بہن، بیوی اور شوہر سب تعلقات اس کی زندگی کا لازمی حصہ بنتے ہیں۔ خاندان سب سے اولین اور قدیم انسانی ادارہ ہے جو ہر دور میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے۔ اسلامی نظریے کے مطابق حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہ السلام نے دنیا کے پہلے خاندان کی تشکیل کی۔ اسلام نے نکاح کو خاندان کی بنیاد بنایا ہے جس کی رو سے مرد اور عورت ایک پاکیزہ اور مقدس بندھن میں بندھ کر اکٹھے زندگی بسر کرتے ہیں۔

تعریف

ارسطو (Aristotle)

''جو شخص معاشرے سے الگ تھلگ ہو کر رہتا ہے وہ دیوتا ہے یا حیوان "انسان معاشرتی حیوان ہے۔ اس نے خاندان کو ایک قدرتی ادارہ قرار دیا ہے جس کی بنیاد انسانی ضروریات پر ہے چونکہ کوئی بھی فرد اپنی تمام ضروریات تنہا پورا نہیں کرسکتا لہٰذا وہ خاندان کی تشکیل کرتا ہے۔

پروفیسر میک آئیور (PROF. MAC IVER)

''خاندان کو ایسا گروہ قرار دیتا ہے جو جنسی رشتہ کی بنیاد پر وجود میں آتا ہے۔ وہ اس رشتے کو بچوں کی پیدائش اور تربیت کے لیے ضروری اور پائیدار سمجھتا ہے''۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ خاندان دو افراد (میاں اور بیوی) کے باہمی تعلق سے وجود میں آتا ہے اور اس کو بنانے کی وجہ افزائش نسل، معاشی تسکین اور معاشرتی ہمدردی حاصل کرنا ہے۔

خاندان کی اقسام

1- پدرسری خاندان (Patriarchal Family)

اس طرح کے خاندان میں مرد کو مرکزی حیثیت و اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ حسب ونسب مرد کی طرف سے منسوب ہوتا ہے۔ باپ کنبے کا سربراہ ہوتا ہے۔ کنبے کی معاشی کفالت اسی کے سپرد ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرے میں بھی پدرسری خاندان ہی رائج و مقبول ہے۔ پوری دنیا میں پدرسری خاندان مقبولیت کے لحاظ سے پہلے درجے پر ہے۔

2-مادرسری خاندان (Matriarchal Family)

مادرسری خاندان میں عورت یا بیوی سربراہ کنبہ ہوتی ہے۔ بیٹیاں خاندان کی وراثت کی حق دار ہوتی ہیں۔ دور حاضر میں اس قسم کے خاندان دنیا بھر میں بہت کم ہیں۔ بھارت اور تبت کے بعض بے حد غیر ترقی یافتہ قبائل میں مادرسری نظام آج بھی رائج ہے۔

3- مشترکہ خاندان (Joint Family)

جن خاندانوں میں اکٹھے رہنے کا رواج ہوتا ہے وہ مشترکہ یا مخلوط خاندان کہلاتے ہیں۔ دادا دادی، پوتا پوتی، چچا، چچی اور پھوپھا پھوپھی وغیرہ سب اس میں شامل ہوتے ہیں۔ یہ خاندانی نظام زیادہ تر مشرقی ممالک میں رائج ہے۔

4- علیحدہ خاندان (Conjugal Family)

جہاں بیوی، شوہر اور بچے الگ سے رہ رہے ہوں وہ علیحدہ خاندان کہلاتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں اس خاندان کی طرف لوگوں کا رجحان بہت زیادہ ہے۔

5- یک زوجگی خاندان (Monogamous Family)

اس قسم کے خاندان میں مرد صرف ایک عورت سے شادی کرسکتا ہے۔ دور حاضر میں یہ نظام سب سے زیادہ مقبول ہے۔ اس نظام کے تحت والدین بچوں کی تعلیم وتربیت بہترین طریقے سے کرتے ہیں۔ بعض ممالک میں مرد قانونی طور پر صرف ایک شادی کرنے کا پابند ہے اور پہلی بیوی کی موجودگی میں وہ دوسری شادی نہیں کرسکتا۔ پاکستان کے عائلی قوانین کے تحت مرد کو بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی کا حق حاصل نہیں۔

6- کثیر زوجگی خاندان (Polygamous Family)

اگر کسی شخص کی بیک وقت کئی بیویاں ہوں تو اسے کثیر زوجگی نظام سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی بعض حدود و قیود کے ساتھ چار شادیاں کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ تاہم یہ شرائط اتنی کڑی ہیں کہ ان کو پورا کرنا بے حد مشکل ہے۔

خاندان کی اہمیت

1-افزائش نسل

نسل انسانی کی بقاء خاندان کا سب سے بنیادی فریضہ ہے جب مرد اور عورت خاندان کی تشکیل کرتے ہیں تو ان کی سب سے پہلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ ان کی نسل بڑھے۔ خاندان افزائش نسل کا پروقار عمل جاری رکھتا ہے اور نسل انسانی کی بقاء قائم رہتی ہے۔

2- بچے کی پرورش

بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے تو وہ بے بس و لاچار ہوتا ہے۔ اگر اس کو خاندان کی محبت اور توجہ نہ ملے تو وہ چند گھنٹوں میں مر جائے ویسے بھی انسانی بچے کی پرورش ایک طویل اور صبر آزما کام ہے۔ اس کو خوراک، لباس اور تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ خاندان اس کو یہ سب چیزیں مہیا کرتا ہے۔ بچپن سے لے کر جوانی تک جب تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو جائے اس کی پرورش کی ذمہ داری خاندان پوری کرتا ہے۔

3- تعلیم وتربیت

بچے کی اولین درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ بچے کی شخصیت پر ماں باپ کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ بچے کی اخلاقی تعلیم وتربیت کا سارا دارومدار اس خاندان پر ہوتا ہے جہاں وہ پرورش پاتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ وہ جو رویہ اختیار کرتا ہے دراصل وہ اس نے اپنے خاندان سے ہی سیکھا ہوتا ہے۔ الغرض بچے کی ابتدائی تعلیم وتربیت خاندان ہی کرتا ہے۔

4- معاشی کفالت

خاندان بچے کی معاشی کفالت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ بچہ اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ خود کما کر اپنی ضروریات پوری کرے۔ ماں باپ ہر طرح کی تکالیف برداشت کر کے اپنے بچوں کی معاشی کفالت کرتے ہیں تاکہ وہ معاشی فکر سے آزاد ہو کر اپنی تعلیم حاصل کریں۔ صحت منداور کارآمد شہری بنیں۔

5- ثقافتی ورثے کی منتقلی

دنیا کے ہر معاشرے کے اعتقادات، نظریات اور رسومات ہوتی ہیں۔ جو نسل درنسل منتقل ہوتے ہیں۔ خاندان منتقلی کے اس عمل کو بڑے احسن طریقے سے پورا کرتا ہے۔ خاندان کے اندر رائج اقدار وتصورات سے بچہ پوری طرح متاثر ہوتا ہے۔ یہ ثقافتی ورثہ اس کے ذہن میں منتقل ہو جاتا ہے اور جب وہ بڑا ہو کر عملی زندگی میں قدم رکھتا ہے تو اس ورثے کو اگلی نسلوں تک منتقل کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

6-اطاعت کا درس

اطاعت کا درس بچہ خاندان سے ہی حاصل کرتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ پورے خاندان کے افراد سربراہ کنبہ کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ بھی اس کا اثر قبول کرتا ہے جب بڑا ہو کر وہ مختلف قوانین اور افراد کی اطاعت کرتا ہے تو یہی سبق اس کے کام آتا ہے۔ وہ اعلیٰ شہریت کے اوصاف سے مزین ہو جاتا ہے۔ اخوت' اطاعت' ایثار و قربانی کا درس خاندان سے سیکھتا ہے۔

فرد اور معاشرہ

معاشرہ انگریزی زبان کے لفظ سوسائٹی (Society) کا ترجمہ ہے جو لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) سے اخذ کیا گیا ہے جس کے لغوی معنی ساتھی کے ہیں۔ گویا معاشرہ سے مراد ساتھیوں کا گروہ یا مجموعہ ہے۔ لیکن جب ہم معاشرے کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ہمارے خیال میں معاشرے میں انسان کی تمام علمی و ادبی' تہذیبی و ثقافتی، اخلاقی و روحانی، سیاسی و معاشرتی منظم و غیر منظم سرگرمیاں اور محبت و نفرت سب طرح کے تعلقات شامل ہوتے ہیں۔

تعریف

مفکرین نے حسب ذیل معاشرے کی تعریف کی ہے۔

1-ابن خلدون (Ibn-e-Khaldoon)

مشہور مسلمان مفکر مورخ اور ماہر عمرانیات معاشرے کو ایک نامیاتی جسم سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ان کے مطابق معاشرے کی اپنی شخصیت ہوتی ہے۔ معاشرہ بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی باقاعدہ منازل طے کرتا ہے اور اسی دوران مختلف حالات و واقعات سے متاثر ہوتا ہے اور عروج سے زوال کی طرف جا کر اپنی طبعی موت مر جاتا ہے۔

2-پروفیسر ٹی۔ایچ گرین (Professor T.H. Green)

معاشرے میں کھلاڑیوں کے علاوہ کھیل کا میدان بھی شامل ہے یعنی وہ صرف افراد کو معاشرے میں شامل نہیں سمجھتا بلکہ اس جگہ کو بھی معاشرے میں شامل کر دیتا ہے۔ جہاں افراد رہتے ہیں۔

3-لارڈ برائس (Lord Bryce)

''افراد کا وہ مجموعہ جو مشترکہ مقاصد کی خاطر مل جل کر زندگی بسر کر رہا ہو معاشرہ کہلاتا ہے۔''

4-میک آئیور (Mac Iver)

معاشرہ ایک مخصوص انسانی گروہ ہے جو کافی مدت سے مشترکہ طور پر زندگی کی منازل منظم ہو کر طے کر رہا ہو اور اس کی بدولت گروہ کے افراد خود کو ایک وحدت سمجھیں۔ مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ "معاشرہ افراد کا ایسا وسیع گروہ ہے جو اپنے اراکین کی ضروریات پوری کرتا ہے اور افراد اس کے بدلے میں بعض قواعد وضوابط رسم ورواج کی پابندی کر کے معاشرے کی اطاعت کرتے ہیں"۔

معاشرے کی خصوصیات
(Characteristics Of Society)

1- فکر و عمل کی ہم آہنگی

فکر و عمل کی یگانگت معاشرے کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے کیونکہ معاشرہ دراصل ہم خیال افراد کا مجموعہ ہوتا ہے اور یہ یکساں سوچ ہی انہیں مشترکہ مفادات کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون پر مجبور کرتی ہے کیونکہ جس معاشرے میں نظریاتی اختلافات ہوں وہاں خود غرضی اور نفرتوں کا رنگ نظر آتا ہے۔ لہٰذا فکر و عمل کی ہم آہنگی سے ان کے درمیان یک رنگی پیدا ہوتی ہے اور ایک لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔

2- مشترکہ مقاصد

معاشرہ مشترکہ مقاصد کے لیے قائم ہوتا ہے۔ یہ وقتی یا عارضی نہیں ہوتے بلکہ دائمی اور مستقل ہوتے ہیں۔ ان مشترکہ مقاصد کا حصول لوگوں کے درمیان اتحاد و تعاون کا باعث بنتا ہے۔

3- پائیدار اور مستقل

معاشرہ مستقل اور پائیدار ہوتا ہے۔ مشترکہ مقاصد کی بناء پر معاشرے کے افراد کے مابین ایک مستقل اور پائیدار رشتہ قائم ہوتا ہے اور وہ ان مقاصد کے لیے مستقل جدوجہد کرتے ہیں۔ مستقل ہونے کی یہی کیفیت معاشرے کو دوسری انجمنوں سے ممیز کرتی ہے جو عارضی مقاصد کے حصول کے لیے قائم ہوتی ہیں۔

4- قدرتی ادارہ

معاشرہ ایک قدرتی اور فطری انسانی ادارہ ہے۔ یہ مصنوعی طور پر وجود میں نہیں آتا ہر فرد پیدائش کے فوراً بعد معاشرے کا رکن بن جاتا ہے۔

5- ہمہ گیریت

معاشرہ ہمہ گیریت کا حامل ہے۔ انسانی زندگی کے تمام معاملات اس میں شامل ہیں۔ فرد کی زندگی کا کوئی پہلو بھی اس سے باہر نہیں۔ فرد کے تمام رشتے خواہ شعوری ہوں یا غیر شعوری منظم ہوں یا غیر منظم معاشرے کے مرہون منت ہیں۔

6- تغیر پذیری

معاشرہ تغیر پذیر ہے۔ افراد اور معاشرہ کے اپنے اصول اور قوانین ہوتے ہیں لیکن وہ جامد نہیں ہوتے بلکہ فرد کی ذہنی تبدیلیوں کے ساتھ ان میں بھی تبدیلی ہوتی رہتی ہے اس طرح معاشرے میں بھی تبدیلی کا عمل جاری رہتا ہے۔

7- آفاقی نوعیت

معاشرہ آفاقی نوعیت رکھتا ہے۔ یہ علاقائی حدود و قیود سے آزاد ہوتا ہے۔ یہ چند خاندانوں پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے اور بہت سی ریاستوں پر بھی یا ایک ریاست میں بہت سے معاشرے ہو سکتے ہیں جیسا کہ بھارت میں بہت سے معاشرے موجود ہیں۔ اسلامی معاشرہ عالمگیر نوعیت کا حامل ہے مسلمان دنیا کے کسی بھی خطے میں رہتے ہوں اسلامی معاشرے کے رکن ہیں۔

8- منظم معاشرہ

معاشرہ چونکہ منظم ادارہ ہے لہٰذا اس کے اپنے قواعد و ضوابط ہوتے ہیں۔ یہ قواعد و ضوابط اس معاشرے کو اپنے جیسے دوسرے اداروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ اگر کوئی فرد ان قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کو معاشرتی خلاف ورزی کا مرتکب سمجھا جاتا ہے۔

فرد اور معاشرے کا باہمی تعلق (مقاصد)

1- انسان معاشرتی حیوان ہے

فرد اور معاشرہ لازم و ملزوم ہیں۔ دونوں کا باہمی تعلق بہت گہرا ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک ایک فرد معاشرے کے تعاون کا محتاج ہے۔ معاشرہ اس کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ علاوہ ازیں فرد کی شخصیت و کردار کی تعمیر معاشرے کے اندر رہ کر ہوتی ہے۔ آج سے ہزاروں سال پہلے یونانی مفکر ارسطو نے جو بات کہی تھی وہ آج بھی سچ ہے کہ "انسان معاشرتی حیوان ہے" (Man is a Social Animal)۔ اگر کوئی فرد معاشرے سے قطع تعلق کر بھی لے تو پھر بھی کسی نہ کسی مرحلے پر اس کو معاشرے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

2- بقائے نسل اور انسانی پرورش

انسان جب پیدا ہوتا ہے تو بالکل بے بس و لاچار ہوتا ہے وہ ایک گھونٹ پانی بھی خود نہیں پی سکتا۔ جانوروں کے بچوں کے برعکس انسانی بچے کی پرورش بہت مشکل کام ہے اگر معاشرہ نہ ہوتو بچہ پیدائش کے کچھ دیر بعد مر جائے اور آہستہ آہستہ انسانی نسل ختم ہو جائے۔ بقائے نسل انسانی اور بچے کی پرورش معاشرے میں ہی رہ کر ممکن ہے۔

3- قوت گویائی

انسان حیوان ناطق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ یہ صلاحیتیں معاشرے کی بدولت نشوونما پاتی ہیں۔ اگر فرد معاشرے میں نہ رہے تو ان صلاحیتوں کا نشوونما پانا ممکن نہیں ہے مثلاً قوت گویائی اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب انسان معاشرے کے اندر رہے اگر انسانوں سے دور اس کو جنگل میں چھوڑ دیا جائے تو وہ بولنا نہ سیکھ سکے گا۔

4- تعلیم وتربیت

بچے کی تعلیم وتربیت معاشرے کی بدولت ہوتی ہے جن لوگوں میں وہ رہتا ہے جس قسم کے خاندان سے اس کا تعلق ہوتا ہے وہ اسی قسم کی تعلیم وتربیت حاصل کرتا ہے۔ اور اس کے مطابق اپنی ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔

5- تہذیبی وثقافتی ترقی

تہذیب وثقافت کی ترقی بھی معاشرے کی بدولت ہے۔ انسان کی زبان، تہذیب وتمدن، علم، فلسفہ اور سائنس سب کی ترقی معاشرے کی بدولت ممکن ہوتی ہے۔ انسان نے کافی حد تک قدرتی آفات پر قابو پالیا ہے۔ مظاہر قدرت کو مسخر کرلیا ہے۔ نئی نئی آرام دہ ایجادات کی ہیں۔ یہ سب معاشرے کی بدولت ہیں۔

6- ورثے کی منتقلی

معاشرہ ہر نسل کی ترقی کے تجربات کو اگلی نسل تک منتقل کر دیتا ہے۔ صدیوں سے انسانی ورثہ معاشرے کی بدولت اگلی نسلوں تک منتقل ہوتا ہے۔ اگر معاشرہ نہ ہوتا تو علوم وفنون کی ترقی اگلی نسلوں تک منتقل نہ ہوتی اور سب کچھ خاک میں مل جاتا۔

7- ضروریات کی تکمیل

فرد کی بے شمار ضروریات کی تکمیل معاشرے کی بدولت ممکن ہیں۔ فرد کو روٹی، کپڑے اور مکان کی بنیادی ضروریات کے علاوہ دیگر بے شمار اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے۔ تقسیم کار کے اصول کی بدولت معاشرے کے افراد ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں۔ اگر معاشرہ نہ ہوتو ہر فرد کو روٹی' کپڑا اور مکان خود مہیا کرنا پڑے۔

8-اجتماعی ترقی

تمام افراد کی اجتماعی ترقی کسی خاص گروہ یا طبقے تک محدود نہیں ہے بلکہ افراد کی اجتماعی ترقی معاشرے کا منشاء و مدعا ہے۔ جو صرف اس کی بدولت ممکن ہے۔

مندرجہ بالا نکات کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ فرد اور معاشرہ لازم و ملزوم ہیں۔

کمیونٹی (Community)

کمیونٹی افراد کے ایسے گروہ کو کہتے ہیں جو مشترک احساسات و اقدار کی بناء پر منظم و مربوط ہو اور ایک مخصوص علاقے میں رہائش پذیر ہو۔

تعریف

1-اوسبورن (Osborne)

''افراد کا ایسا گروہ جو مخصوص علاقے میں رہتے ہوں۔ مشترکہ دلچسپیوں اور سرگرمیوں کے حامل ہوں اور زندگی کے تمام معاملات کے بارے میں متحدہ اقدام کریں''۔

2-میک آئیور (Mac Iver)

''تمام شعبوں میں مشترکہ زندگی گزارنے والوں کو کمیونٹی کہتے ہیں''۔

3-پروفیسر گنز برگ (Prof. Ginsburg)

''مشترکہ رہائش اور باہمی انحصار و تعاون کو کمیونٹی کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے''۔

کمیونٹی کی اقسام (Kinds Of Community)

کمیونٹی کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

1-شہری کمیونٹی (Urban Community)

شہری کمیونٹی بہت بڑی ہوتی ہے۔ شہری کمیونٹی میں لوگ ایک دوسرے سے زیادہ واقف نہیں ہوتے۔ سہولتوں کی فراوانی ہوتی ہے۔ لوگ زیادہ تر تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ مگر لوگوں میں اخلاص و محبت کی کمی ہوتی ہے۔ نمود و نمائش کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔

2-دیہاتی کمیونٹی (Rural Community)

دیہاتی کمیونٹی بستیوں اور گاؤں میں رہائش پذیر ہوتی ہے۔ آبادی کم ہونے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو جانتے پہچانتے ہیں۔ دیہاتی کمیونٹی میں تعلیم کی کمی ہوتی ہے۔ ضروریات زندگی کی قلت ہوتی ہے تاہم لوگوں میں خلوص ومحبت پایا جاتا ہے سب ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے ہیں۔

قوم اور قومیت
(Nation And Nationality)

قوم اور قومیت علم شہریت کا اہم موضوع ہے۔ قدیم دور میں دونوں کو ہم معنی سمجھا جاتا تھا لیکن اب دونوں کے درمیان فرق واضح کر دیا گیا ہے۔

قوم کی تعریف (Definition of Nation)

قوم کو انگریزی میں (Nation) کہتے ہیں جو لاطینی زبان کے لفظ Natio سے ماخوذ ہے جس کے معنی "پیدائش" کے ہیں گویا قوم کا تعلق فرد کی پیدائش یا نسل سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مفکرین قوم کی اصطلاح کا استعمال نسلی خصوصیات کے حوالے سے کرتے ہیں لیکن دور حاضر میں قوم بنانے میں مشترکہ نسل کا کردار ثانوی ہو گیا ہے اور دیگر عوامل نے اس کی جگہ لے لی ہے۔

1-لارڈ برائس (Lord Bryce)

"قوم ایک قومیت ہے جس نے خود کو سیاسی وحدت کے طور پر منظم کر لیا ہو جو آزاد ہو چکی ہو یا آزادی حاصل کرنا چاہتی ہو۔"

2-گلکرائسٹ (Gilchrist)

"افراد کا گروہ جب ریاست کی صورت میں منظم ہو جائے تو وہ قوم بن جاتا ہے" گویا وہ ریاست اور قومیت کے مجموعے کو قوم قرار دیتا ہے۔

3-ہیز (Hayes)

"قومیت اتحاد اور سیاسی آزادی حاصل کرنے کے بعد قوم بن جاتی ہے"۔ ہم آسان لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ جب قومیت کا جذبہ رکھنے والے لوگ سیاسی طور پر منظم ہو کر آزادی حاصل کر لیتے ہیں تو وہ ایک قوم بن جاتے ہیں۔

قومیت کی تعریف (Definition of Nationality)

قومیت دراصل اپنائیت کے ایک ایسے احساس اور جذبے کا نام ہے جو افراد کے مابین مشترکہ نسل' رنگ' مشترکہ مذہب، مشترکہ علاقے، مشترکہ زبان اور مشترکہ روایات و مقاصد کی بناء پر پیدا ہوتا ہے۔ اس جذبے کی بناء پر لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ اور خود کو ایک رشتے میں منسلک سمجھتے ہیں۔

1- گلکرائسٹ (Gilchrist)

"قومیت ایک روحانی جذبہ ہے جو ان افراد میں جنم لیتا ہے جو عام طور پر ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایک ہی علاقے میں رہتے ہوں مشترکہ زبان، مذہب، تاریخ، روایات اور سیاسی مقاصد و اتحاد کے متعلق یکساں نظریات کے حامل ہوں"۔

2- گارنر (Garner)

"افراد میں قومیت کی خصوصیات اس وقت جنم لیتی ہیں جب ان میں بعض رشتوں میں منسلک ہونے کا شعور پیدا ہو جاتا ہے اور اسی شعور کی بنیاد پر وہ خود کو ایک الگ معاشرتی وحدت تصور کرتے ہیں"۔

قوم اور قومیت میں فرق

قوم اور قومیت کی تعریف سے دونوں کے مابین فرق واضح ہو جاتا ہے۔ قوم کی اصطلاح ہم سیاسی معنوں میں استعمال کرتے ہیں جبکہ قومیت بعض مشترکہ خصوصیات کی بناء پر پیدا ہونے والا جذبہ یا احساس ہے۔ یہی جذبہ جب سیاسی طور پر افراد کو منظم کر دیتا ہے تو ایک قومیت رکھنے والے افراد ایک قوم بن جاتے ہیں مثلاً امریکی قوم میں کئی مشترکہ عوامل موجود تھے مگر وہ ایک قوم نہ تھے۔ 1776ء سے قبل جب انہوں نے خود کو سیاسی طور پر منظم کر کے برطانیہ کے خلاف جدوجہد آزادی کا آغاز کیا تو وہ ایک قوم بن گئے۔

قومیت کے عوامل (Elements Of Nationality)

قومیت کا جذبہ پیدا کرنے والے عوامل حسب ذیل ہیں۔

1- اشتراک نسل (Common Race)

نسلی اتحاد قومیت کے عوامل میں ایک اہم ترین عامل ہے۔ نسلی وحدت کا احساس لوگوں میں یگانگت اور اتحاد کا جذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ ہٹلر نے ایک نسل کا نعرہ بلند کر کے جرمن قوم کو دوسری قوموں سے برتر قرار دیا۔ یہودیوں نے نسلی وحدت کی بناء پر خود کو ایک الگ قوم کے طور پر منوایا ہے تاہم اشتراک نسل کوئی لازمی عنصر نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا کے فاصلے سمٹ جانے سے مخلوط نسلیں بن

چکی ہیں۔ بہت سے ممالک مثلاً امریکہ' پاکستان' بھارت وغیرہ میں مختلف نسلوں کے لوگ قومی وحدت میں بندھے ہوئے ہیں اور بعض ایسے ممالک بھی ہیں جن کے باشندے ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وہ الگ الگ قومیں ہیں جیسے برطانیہ اور آسٹریلیا کے لوگ ایک ہی نسل سے تعلق رکھنے کے باوجود الگ قومیں ہیں۔

2- مشترکہ علاقہ (Common Territory)

ایک جگہ پر رہنے والے افراد میں تہذیبی وثقافتی یگانگت پائی جاتی ہے۔ مثلاً ہم جس محلے یا علاقے میں رہتے ہیں اس کے لوگوں سے ہماری محبت دوسرے علاقوں کے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ جذبہ قومیت بھی مشترکہ علاقے کی بناء پر پروان چڑھتا ہے۔ بلکہ پوری دنیا کے اندر لوگوں کو ان کے علاقوں کی بناء پر پکارا جاتا ہے جیسے افغانستان کے رہنے والوں کو افغانی' ترکی کے رہنے والوں کو ترک' روس کے رہنے والے روسی اور چین کے رہنے والے کو چینی کہا جاتا ہے۔ لیکن مشترکہ علاقہ بھی قومیت کا لازمی عامل نہیں ہے۔ مسلمان اور ہندو صدیوں تک اکٹھے رہنے کے باوجود ایک قوم نہ بن سکے۔

3- مشترکہ مذہب (Common Religion)

مشترکہ مذہب قومی وحدت کی تشکیل میں بڑا اہم کردار ادا کرتا رہا ہے۔ قدیم پاپائی ریاستیں مذہب کی اساس پر قائم تھیں۔ مسلمانوں کے درمیان جذبہ قومیت کی تشکیل کرنے والا واحد عنصر مذہب ہی ہے۔ اسلام پر ایمان لانے والے لوگ ایک قوم یعنی مسلم امّہ کے رکن ہیں خواہ وہ کسی بھی نسل سے تعلق رکھتے ہوں کسی بھی علاقے میں رہتے ہوں یا کوئی بھی زبان بولتے ہوں۔ دین اسلام 14 اگست 1947ء میں پاکستان کے قیام کا باعث بنا۔

4- مشترک سیاسی مقاصد (Common Political Aims)

سیاسی مقاصد کا اشتراک بھی قومیت کی تخلیق میں ممدومعاون ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ دور حاضر کی کئی قومیں مشترکہ سیاسی مقاصد کی یکسانیت کی وجہ سے وجود میں آئی ہیں۔ مشترکہ سیاسی مفادات نے امریکی قوم کی تخلیق کی۔ اسی طرح جنوبی افریقہ کے عوام نے مشترکہ سیاسی مقاصد کے تحت قوم کا وجود حاصل کیا۔ کشمیری اور فلسطینی مشترکہ سیاسی مقاصد اور آزادی کے حصول کی جدوجہد کر رہے ہیں تاہم یہ اصول بھی حتمی نہیں ہے۔ ہندو اور مسلمان جب آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے تو دونوں کا سیاسی مقصد ایک تھا یعنی انگریز راج سے نجات حاصل کرنا تاہم دونوں کی منزل مقصود علیحدہ علیحدہ مملکتوں کا حصول تھا۔ اسی طرح بہت سے یا چند عوامل مل کر قومیت کی تخلیق کرتے ہیں۔

اسلامی تصور ملت
(Islamic Concept of Millat)

اسلام نے امت کا ایک اعلیٰ وارفع تصور پیش کیا جب کہ مغربی نظریہ اس کے برعکس ہے۔ اسلام مذہب کو مسلم امت کی اساس قرار دیتا ہے مسلمان چاہے کہیں بھی رہتے ہوں کسی بھی نسل سے تعلق رکھتے ہوں وہ ایک قوم ہیں۔ اسلام میں امت کا لفظ بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے کیونکہ اسلام کی دعوت کسی ایک ملک یا علاقے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ نظریہ پوری دنیا کے لوگوں کو ایک لڑی میں پرو دیتا ہے۔ اسلام ہمیشہ وسیع تر انسانیت کے حقوق کا علمبردار رہا ہے نہ کہ مخصوص گروہوں کا' اسلام نے تمام انسانوں کو اولاد آدمؑ کی حیثیت سے برابر کا درجہ عطا کیا ہے۔ مسلم امت کی بنیاد صرف اور صرف اسلام پر ہے۔

دور حاضر میں علاقائی حد بندیوں کی وجہ سے مسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ وطن ہو سکتے ہیں لیکن ملی لحاظ سے وہ سب مسلم امت کے ارکان ہیں۔

اسلام میں انسان کا تصور روحانی اقدار پر ہے اور یہ روحانی اقدار کسی مخصوص خطہ زمین پر مقید نہیں رہ سکتا گویا مسلمان کسی بھی جگہ کسی بھی قسم کے لوگوں کے درمیان رہیں۔ ان کی انفرادیت برقرار رہتی ہے اور وطن، رنگ ونسل کی حد بندیاں ان کے وسیع تر قومیت کے تصور کے لیے رکاوٹیں نہیں بن سکیں۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان دوسری اقوام کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے۔ مسلمانوں سے زیادہ روادار قوم کوئی نہیں جب تک ان کی انفرادیت اور مذہبی زندگی میں مداخلت نہ کی جائے۔ گویا اسلامی نظریہ امت کے نزدیک جغرافیائی پابندیاں، رنگ ونسل، گورے کالے اور اونچ نیچ کی کوئی قید نہیں۔ اسلامی ملت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور ختم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر کامل ایمان ہے۔

علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اپنے کلام میں اسلامی ملت کی بنیاد صرف مذہب پر رکھی ہے۔ آپ نے اسلامی تصور ملت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر ۔۔۔ خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک ونسب پر انحصار ۔۔۔ قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

بتانِ رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا ۔۔۔ نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی

خصوصیات یا مقاصد

1- توحید:

ملت اسلامیہ کی سب سے اولین خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو ہرگز معبود تسلیم نہ کیا جائے اور ہر قسم کے شرک سے اجتناب کیا جائے۔

2- رسالت:

صرف وہ شخص ہی مسلمان اور ملتِ اسلامیہ کا رکن ہو سکتا ہے جو حضرت محمد ﷺ کو نہ صرف اللہ تعالیٰ کا نبیؐ تسلیم کرے بلکہ آخری نبی بھی مانے۔ آپؐ پر نبوت ختم ہو گئی۔ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

3- مساوات:

ملتِ اسلامیہ میں مساوات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کوئی فرد رنگ، نسل اور وطن وغیرہ کی وجہ سے دوسرے انسان پر فضیلت کا حق دار نہیں۔ اگر فضیلت ہے تو صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

4- عدل و انصاف:

ملتِ اسلامیہ میں عدل و انصاف کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب تمہیں (مسلمانوں کو) کسی عہدہ یا ذمہ داری کا کام تفویض کیا جائے تو تمہارا فرض ہے کہ لوگوں کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرو''۔

5- اخلاق و پرہیز گاری:

ملتِ اسلامیہ میں اخلاق و پرہیز گاری پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ''بے شک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعلیٰ وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو''۔

6- تعصب کا خاتمہ:

اسلام ہر قسم کے تعصب کو ختم کرنے پر زور دیتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ ''لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو گروہ اور قبائل بنا دیا تاکہ تم آپس میں پہچانے جاؤ۔ مگر درحقیقت معزز تو تم میں وہی ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے''۔

7- اتحاد و تعاون:

ملت اسلامیہ کی رو سے ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ سارے مسلمان ایک مربوط اور متحد جماعت ہیں جو اس

جماعت سے کنارہ کشی اختیار کرے گا وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اور اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو"۔

8-عالم گیر برادری:

ملتِ اسلامیہ میں تمام دنیا کے مسلمان شامل ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ" تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں"۔

سوالات

حصہ اول

1- مختصر جوابات دیجیے۔

☆ خاندان کا مفہوم بیان کیجیے۔

☆ میک آئیور کی بیان کردہ "معاشرے" کی تعریف لکھیے۔

☆ گارنر نے قومیت کی کیا تعریف کی ہے؟

☆ علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ نے اسلامی تصور ملت کی وضاحت کیسے کی ہے؟

☆ قومیت کی تخلیق میں مشترک سیاسی مقاصد کیسے مدد و معاون ثابت ہوتے ہیں؟

☆ لارڈ برائس نے قوم کی کیا تعریف کی ہے؟

☆ ارسطو نے انسان کو معاشرتی حیوان کیوں کہا ہے؟

☆ خاندان بچے کو اطاعت کا درس کیسے دیتا ہے؟

☆ مشترکہ خاندان سے کیا مراد ہے؟

☆ معاشرے کا مفہوم واضح کیجیے؟

حصہ دوم

2- خاندان کی تعریف کیجیے اور اس کی اقسام بیان کیجیے۔

3- معاشرے کی تعریف کیجیے نیز اس کی خصوصیات کا ذکر کیجیے۔

4- فرد اور معاشرے کا باہمی تعلق واضح کیجیے۔

5- خاندان کی اہمیت اجاگر کیجیے۔

-6 قوم اور قومیت کی تعریف کیجئے نیز ان میں فرق بیان کیجئے۔

-7 کمیونٹی سے کیا مراد ہے؟ کمیونٹی کی اقسام بیان کیجئے۔

-8 اسلامی تصورِ ملت پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

حصہ سوم

ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 کس مفکر کا قول ہے کہ انسان معاشرتی حیوان ہے؟

(الف) روسو (ب) سقراط (ج) آسٹن (د) ارسطو

-2 بچے کی اولین درسگاہ ہوتی ہے۔

(الف) مدرسہ (ب) مسجد (ج) لائبریری (د) ماں کی گود

3- ابن خلدون کی وجہ شہرت کس مضمون سے متعلق ہے؟

(الف) سیاسیات (ب) نفسیات (ج) عمرانیات (د) اقتصادیات

-4 مشترکہ مقاصد کے لیے قائم ہوتا ہے۔

(الف) خاندان (ب) معاشرہ (ج) اقتدارِ اعلیٰ (د) قانون

-5 قوم کی یہ تعریف کس مفکر نے کی ہے؟ ’’قوم ایک قومیت ہے جس نے خود کو سیاسی وحدت کے طور پر منظم کر لیا ہو جو آزاد ہو چکی ہو یا آزادی حاصل کرنا چاہتی ہو۔‘‘

(الف) گلکرائسٹ (ب) لاسکی (ج) لارڈ برائس (د) الیف۔ جے۔ گولڈ

-6 قومیت کے عوامل کے حوالے سے غیر ضروری عامل کی نشاندہی کیجئے۔

(الف) اشتراکِ نسل (ب) مشترکہ موسیقی (ج) مشترکہ مذہب (د) مشترکہ علاقہ

-7 اسلامی تصورِ ملت مغربی نظریہ کے ہے۔

(الف) مساوی (ب) مترادف (ج) برعکس (د) مطابق

8- علامہ اقبالؒ کے نزدیک اسلامی ملت کی بنیاد کیا تھی؟

(الف) مذہب (ب) زبان (ج) نسل (د) سیاست

9 یہ شعر کس شاعر کا ہے؟

بتانِ رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہوجا

نہ تورانی رہے باقی، نہ ایرانی نہ افغانی

(الف) ناصر کاظمی (ب) فیض احمد فیض (ج) میر تقی میر (د) علامہ اقبالؒ

10- اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر ہیں۔

(الف) حضرت آدمؑ (ب) حضرت نوحؑ (ج) حضرت ابراہیمؑ (د) حضرت موسیٰؑ

11- جہاں بیوی، شوہر اور بچے الگ سے رو رہے ہوں وہ خاندان کہلاتا ہے۔

(الف) مادر سری خاندان (ب) مشترکہ خاندان (ج) علیحدہ خاندان (د) پدر سری خاندان

12- لاطینی زبان کے لفظ سوشس (Socius) کے لغوی معنی ہیں۔

(الف) قوانین (ب) مقاصد (ج) ثقافتی ورثہ (د) ساتھی

13- تمام شعبوں میں مشترکہ زندگی گزارنے والوں کو کمیونٹی کہتے ہیں۔ یہ الفاظ کس مفکر کے ہیں؟

(الف) پروفیسر گنز برگ (ب) میک آئیور (ج) ادسبورن (د) گلکرائسٹ

14- مشہور ڈکٹیٹر ہٹلر کا تعلق کس ملک سے تھا؟

(الف) جرمنی (ب) جاپان (ج) برطانیہ (د) فرانس

15- لاطینی الفاظ کے لفظ نیشو (Natio) کے معنی ہیں۔

(الف) آزادی (ب) جذبہ (ج) تعاون (د) پیدائش